Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم :- پنجشنبہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱ ”

چندہ سالانہ بیرون پاکستان تیس ۳۰ روپے

۳۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۸ تبلیغ ۱۳۳۰ ہش	۸ فروری سنہ ۱۹۵۱ء	نمبر ۳۳

کشمیر کے متعلق برطانوی قرارداد کا مسودہ لیک سکیس پہنچ گیا

لیک سکیس ۷ فروری۔ تعلقات دولت مشترکہ کا ایک برطانوی افسر کشمیر کے متعلق ایک قرارداد کا مسودہ لے کر لیک سکیس پہنچ چکا ہے۔ برطانیہ کی طرف سے یہ قرارداد سلامتی کونسل کے آئندہ اجلاس میں پیش کی جائے گی۔ اجلاس سے قبل یہ افسر پاکستان و ہندوستان کے نمائندوں اور ممبران کونسل سے بات چیت کرے گا تاکہ مسئلہ کشمیر کا کوئی حل معلوم کیا جا سکے۔ ایک اطلاع کے مطابق کشمیر پر بحث کے لئے ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔

ہندوستان و پاکستان کے درمیان تخلیہ کنندگان کی متروکہ منقولہ املاک کے متعلق جون ۱۹۵۰ء کے معاہدے کی تفصیلات شائع ہو گئیں

لاہور ۷ فروری۔ پاکستان و ہندوستان کے مابین تخلیہ کنندگان کی منقولہ املاک کے بارے میں جون ۵۰ء کو جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کی تفصیلات اب شائع کی گئی ہیں۔ اس معاہدہ کا نفاذ فوری طور پر ہوگا۔ اس کی رو سے تمام منقولہ املاک کی فروخت یا کسی اور بندوبست کی فوری طور پر مخالفت ہوجائے گی۔ ان املاک میں منضبط شدہ املاک اور کسٹوڈین کی مقبوضہ املاک بھی شامل ہیں۔ ۲۷ جون سنہ ۱۹۵۰ء کے بعد اگر کوئی کارروائی خلاف معاہدہ ہوئی ہوگی تو اسے بحال کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس معاہدے کی رُو سے سوائے ذیل کی چھ اشیاء کے ہر قسم کا منقولہ سامان درآمد و برآمد کی پابندیوں اور کسٹم ڈیوٹی کے بغیر ایک ملک سے دوسرے ملک میں لایا اور لے جایا جا سکتا ہے (۱) مشینری اور مشین کے پرزہ جات جن میں ٹائپ رائٹر، سنگر مشینیں، سائیکلیں، ریفریجریٹر، موٹریں، ریڈیو، گراموفون، برقی سامان، آلات موسیقی وغیرہ نہیں آتے۔ (۲) وہ چیزیں جن کی برآمد ممنوع ہے (۳) مال تجارت اور سوداگری کا سامان (۴) بغیر سلا ہوا کپڑا (۵) مویشی لیکن جن اشیاء کو منتقل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ انہیں ملک کے اندر فروخت کیا جا سکتا ہے۔ سامان وغیرہ لانے سے پہلے اپنے ملک کے سفارتی نمائندے سے تصدیق ضروری ہوگی۔ کہ اس شخص نے یکم مارچ سنہ ۱۹۴۷ء کو یا اسکے بعد ملک ترک کیا ہے۔ بنکوں سیف ڈیپازٹ یا دفن شدہ اشیاء کے متعلق دونوں ملکوں کے کسٹوڈین ایک عام پریس نوٹ جاری کریں گے۔ اور لاہور و جالندھر کے ڈپٹی ہائی کمشنر عنقریب بنکوں اور تخلیہ کنندگان کو اس سلسلے میں مناسب سہولتیں دینے کا مکمل خاکہ مرتب کریں گے۔

منضبط شدہ سامان جس میں آتشیں اسلحہ اور نقدی بھی شامل ہیں۔ ملک کو واپس دیدیا جائیگا۔ یا بصورت دیگر اس کا معاوضہ دیدیا جائے گا۔ بھاری سامان مثلاً فرنیچر وغیرہ دوسرے ملک میں منتقل نہیں کیا جائے گا۔ البتہ تخلیہ کنندگان کی جانب سے نیلام کر دیا جائے گا۔ معاہدہ سے قبل کے فروخت شدہ سامان کی قیمت فہرستوں میں درج کی جائے گی۔

تخلیہ کنندگان کی ایسی منقولہ املاک کے معاوضے کا اندازہ لگانے کے لئے جو لاٹ ہو گئیں۔ یا بحالیات کے لئے حاصل کر لی گئیں۔ ابتداً ہر ملک میں ۵ - ۵ مشترکہ کمیٹیاں مقرر کی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں مشترکہ کمیٹیوں کے اعلان کا انتظار کیا جائے تمام کسٹوڈینوں کو کہا گیا ہے کہ وہ ایسے منقولہ سامان کی فہرست تیار کریں۔ جن کی فروخت کی رقم ان کے پاس جمع کی گئی ہو یہ رقمیں دوسری حکومت کو منتقل کر دی جائیں گی۔

پاکستان و ہندوستان کی حکومتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ جو ریکارڈ اور رقمیں عدالتوں کی تحویل میں انہیں نیز نابالغوں کی رقوم کورٹ آف وارڈس ایکٹ کے تحت جمع شدہ رقموں کو منتقل کرنے کے لئے قانونی اختیارات حاصل کر لئے جائیں سیونگ بنک حساب اور نیشنل پوسٹل سیونگ سرٹیفکیٹوں وغیرہ کی تصدیق کا کام جو شرح مبادلہ کی مشکلات کی وجہ سے رک گیا تھا اسے اب پھر شروع کیا جا رہا ہے۔ ڈاک کے پارسل اپنی اصل شکل میں دوسرے ملک کو بھیج دیئے جائیں گے جن پارسلوں پر کسی بنک کا حق ہے وہ متعلقہ بنکوں کی ہدایت کے مطابق واپس ہوں گے۔ مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں کے حصہ داروں کے متعلق کوئی فیصلہ ثانی متروکہ املاک قرار دیا جائے گا۔ نیز کسٹوڈینوں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ تخلیہ کنندگان کی دستاویزوں۔ کفالتوں اور بیمہ پالیسیوں پر سے قانونی اور دیگر قسم کی پابندیاں اٹھا لیں۔ اس کے متعلق متعلقہ اصحاب تفصیلی اعلان کا انتظار کریں۔

افسران کے غیر معمولی تبادلوں کی تردید

لاہور ۷ فروری۔ کہا جاتا ہے کہ گورنر پنجاب ہز ایکسیلنسی سردار عبدالرب نشتر نے خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ کے اس خط کا جواب ارسال کر دیا ہے۔ جس میں انہوں نے شکایت کی تھی کہ الیکشن کے سلسلے میں مخصوص پارٹیوں کے مفاد کے پیش نظر افسران کے تبادلے عمل میں لائے جا رہے ہیں۔ خط میں ہز ایکسیلنسی نے اس الزام کو بالکل غلط قرار دیا ہے کہ ان دنوں غیر معمولی تبادلے عمل میں آئے ہیں اور یہ کہ کسی سیاسی پارٹی کے مفاد کی خاطر افسران کو ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں تبدیل کیا گیا ہے۔

پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں مسلم لیگ کو عظیم الشان کامیابی حاصل ہوگی

جماعتی فیصلے کا احترام نہ کرنیوالے لیگی افراد کے خلاف کارروائی کیجائے گی (لیاقت)

کراچی ۷ فروری۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر خان لیاقت علیخاں لاہور میں پندرہ دن قیام کرنے کے بعد آج شام ہوائی جہاز کے ذریعہ واپس کراچی پہنچ گئے۔ ہوائی اڈے پر آپ نے اخبار نویسوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے ایک بار پھر اس یقین کا اظہار کیا کہ پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کو عظیم الشان کامیابی حاصل ہوگی۔ انہوں نے کہا جہاں تک میں سمجھتا ہوں مسلم لیگ ۸۵ فیصدی سے زیادہ نشستوں پر قابض ہونے میں کامیاب ہو جائیگی۔ آپ نے بعض اخباروں کی اس خبر کو غلط قرار دیا کہ مسلم لیگ کے امیدواروں میں بعض یونینسٹ بھی شامل ہیں۔ اس سے قبل لاہور کے ہوائی اڈے پر آپ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ اقلیتی فرقے کے جن امیدواروں نے درخواست کی تھی مسلم لیگ نے انہیں پوری اخلاقی تائید کا یقین دلایا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جو لوگ مسلم لیگ کے فیصلے کے خلاف انتخابات میں حصہ لیں گے۔ مسلم لیگ ان کے خلاف کارروائی کرے گی ——— آپ ۱۶ فروری کو واپس لاہور آ جائیں گے اور قریباً پندرہ روز تک پنجاب میں قیام کریں گے۔

روسی اور ایرانی فوجوں میں جھڑپیں

امریکی سفارت خانہ نذر آتش کر دیا گیا

طہران ۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ہفتہ حکومت امریکہ کی عسکری امداد کے پروگرام کے ماتحت ایران کو اسلحہ اور ٹینکوں کی ایک بڑی تعداد روانہ کی گئی ہے۔ جو ایران کی بندرگاہ شاپور ایرانی حکام کے حوالے کی گئی ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے سفارتخانہ نے اعلان کیا ہے کہ شرمن ٹینک اور ۱۰۸ ملی میٹر دھانے والی توپیں حکومت ایران کے حوالے کی گئیں۔

دریں اثنا ایران اور روس کی سرحد پر ایرانی فوجوں اور روسی فوجوں میں جھڑپیں وقوع پذیر ہونے کی اطلاعیں مل رہی ہیں۔ تخریب پسند عناصر کی کارروائیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے سفارتخانہ کے گودام کو تخریب پسندوں نے نذر آتش کر دیا۔ جس کی وجہ سے دارالخلافہ ایران کے کئی مکانات کو نقصان پہنچا۔

”طارق“ کا پہلا پاکستانی کمانڈنگ آفیسر

کراچی ۷ فروری۔ لفٹننٹ کمانڈر وزیر گل کو پاکستانی بحری بیڑے کے تباہ کن جہاز ”طارق“ کا کمانڈنگ آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ پہلے پاکستانی آفیسر ہیں جس نے ترقی کر کے ایک جہاز کی کمان حاصل کی ہے۔

امیدواران اسمبلی کے کاغذات نامزدگی کی پڑتال

لاہور ۷ فروری۔ آج ڈپٹی کمشنر لاہور کی عدالت میں لاہور کارپوریشن کے پہلے تین حلقوں کے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کی گئی۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں تین امیدواروں کے کاغذات بعض خامیوں کی بنا پر مسترد کر دیئے گئے۔ ان میں حلقہ نمبر ۱ کے ثناء اللہ حلقہ نمبر ۲ کے عبدالودود اور حلقہ نمبر ۳ کے معراج دین شامل ہیں ——— اب ان حلقوں کے امیدواروں کی تعداد علی الترتیب ۱۱، ۱۸ اور ۲۰ ہے۔ نیز معلوم ہے کہ تحصیل لاہور کے دو امیدواروں کے کاغذات مسترد ہو جانے کے بعد ان حلقوں سے انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں کی تعداد انیس ۱۹ کی بجائے سترہ رہ گئی ہے۔

لاہور کارپوریشن کے حلقہ نمبر ۴ و ۵، خواتین کی تین نشستوں اور یونیورسٹی کی نشستوں سے متعلق تمام کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کل کی جائے گی حلقہ نمبر ۴ و ۵ کے کاغذات کی پڑتال ڈپٹی کمشنر لاہور کی عدالت میں صبح ۱۱ بجے سے ۴ بجے سہ پہر تک عمل میں آئیگی

(سٹاف رپورٹر)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

۱۰ فروری

صرف وہ وعدے قبول کئے جائیں گے۔ جن پر آخری ۱۰ فروری کی مہر ہوگی

جیسا کہ بار بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ تحریک جدید کا وعدہ بھجوانے کی تاریخ ۱۰ فروری ہے۔ حسب ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز صرف وہ وعدے قبول کئے جائیں گے۔ جن پر آخری دن ۱۰ فروری کی ڈاکخانہ کی مہر ہوگی۔

اگر آپ کی جماعت کے وعدوں کی فہرست روانہ نہیں ہوئی تو اب بھی موقعہ ہے۔

وکیل المال ثانی

جماعت احمدیہ کی بتیسویں مجلس مشاورت

۲۳-۲۴-۲۵ مارچ سنہ ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ منعقد ہوگی

جماعت احمدیہ کی بتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳-۲۴-۲۵ امان ۱۳۳۰ ہش مطابق ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۵۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ اتوار بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔

جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کرکے دفتر ہذا میں رپورٹ کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ایک لیکچر

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام "سلطان القلم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا اسلوب تحریر" کے موضوع پر بتاریخ ۱۱ فروری بروز اتوار اڑھائی بجے بعد دوپہر کالج لائبریری ہال میں زیر صدارت محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ پروفیسر محبوب عالم خالد بی۔اے (آنرز)، ایم۔اے (پنجاب) ایم۔اے (نال) بی۔ٹی (علیگ) مقالہ پڑھیں گے انشاء اللہ۔

ارباب ذوق سے درخواست ہے کہ اپنے دوستوں کے ہمراہ اس میں شرکت فرمائیں۔

(فیض احمد اسلم معتمد بزم اردو تعلیم الاسلام کالج لاہور)

چوہدری شبیر محمد صاحب واقف زندگی فوراً اپنی ڈیوٹی پر سندھ پہنچ جائیں

چوہدری شبیر محمد صاحب (ولد چوہدری محمد عبداللہ صاحب) واقف زندگی کو ایک رجسٹری خط انکے بتلائے ہوئے پتہ پر موضع بقاپور ضلع گوجرانوالہ بھیجا گیا تھا۔ لیکن رجسٹری واپس آگئی کہ مکتوب الیہ وہاں نہیں۔

اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر وہ خود پڑھیں۔ یا ان کے واقف کار پڑھیں تو انہیں اطلاع کر دیں کہ اس اعلان کی اشاعت کے سات دن بعد اگر وہ واپس اپنی ڈیوٹی پر سندھ حاضر نہ ہوئے تو ان کے خلاف تعزیری کارروائی کی جائے گی۔ وہ مطلع رہیں۔

نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

تربیتی کورس نمبر ۲ ۔ خدام الاحمدیہ

زیادہ سے زیادہ مجالس خدام الاحمدیہ اس میں شامل ہوں

جیسا کہ اس سے قبل الفضل میں اعلان ہو چکا ہے۔ خدام الاحمدیہ کی طرف سے دوسرا تربیتی کورس مجلس شوریٰ ۱۹۵۱ء کے معاً بعد شروع ہو رہا ہے۔ یعنی ۲۶ مارچ تا ۸ اپریل ۱۹۵۱ء جن مجالس نے پہلے تربیتی کورس کے لئے نمائندے بھجوائے تھے۔ وہ اس مرتبہ ضرور اپنے نمائندے بھجوائیں تا باری باری ان کے سب اراکین تربیت حاصل کرلیں۔ اور یہ سلسلہ جاری رہے۔ جن مجالس نے پہلے کورس کے لئے نمائندے نہیں بھجوائے تھے۔ وہ خاص توجہ کریں۔ اور اس مرتبہ کہیں دوسروں سے پیچھے نہ رہ جائیں۔ نمائندہ اردو اچھی طرح لکھ پڑھ سکتا ہو۔ اور قرآن کریم ناظرہ پڑھنا جانتا ہو۔ نمائندگان کے ناموں سے پندرہ مارچ تک دفتر میں اطلاع مل جانی ضروری ہے۔ مکمل تفصیلات بذریعہ سرکلر لیٹر مجالس کو بھجوائی جا رہی ہیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان برائے جماعت ہائے صوبہ سندھ

حیدرآباد سندھ میں مسجد احمدیہ تعمیر کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ مرکز کی طرف سے جملہ جماعت ہائے سندھ سے چندہ جمع کرانے کی اجازت حاصل ہو چکی ہے۔ سندھ کے احباب حیدرآباد کی مرکزیت اور اہمیت کو خوب جانتے ہیں۔ یہاں ہماری مسجد کے نہ ہونے سے تبلیغ و اشاعت میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مسجد کی تعمیر کے لئے امداد دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اس غرض کے لئے رسید بکیں چھپوا لی گئی ہیں۔ چندہ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں

(چوہدری) محمد سعید پریذیڈنٹ مسجد کمیٹی جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ

اخراج از جماعت و مقاطعہ

(۱) قاضی خلیل احمد صاحب حال پن ورکشاپ نیلہ گنبد انارکلی لاہور کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضا منظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی ہے۔ لہٰذا احباب مطلع رہیں۔

(۲) چوہدری نور محمد صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی حال اسسٹنٹ ہائی مدارس مظفرگڑھ کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضا منظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی ہے۔ لہٰذا احباب مطلع رہیں

(قائمقام ناظر امور عامہ ربوہ)

اعلان معافی

قاضی حبیب اللہ صاحب ساکن شاہدرہ کو ان کی لڑکی کے نکاح کے سلسلہ میں ایک سال کے لئے مقاطعہ کی سزا مورخہ ۲۲ کو دی گئی تھی۔ اب ان کی درخواست معافی پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے از راہ شفقت ان کو معاف کر دیا ہے۔ احباب مطلع رہیں (قائمقام ناظر امور عامہ)

بقیہ لیڈ (صفحہ ۳)

زندگی کی تیس بہاریں دیکھ چکی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آج سے تیس برس پہلے ۱۹۲۰ء یا ۱۹۲۱ء میں پیدا ہوئی۔ دنیا جانتی ہے۔ کہ مرزا صاحب اس کے منصۂ شہود پر آنے سے بارہ تیرہ پہلے (۱۹۰۸ء) میں حوالہ نکیرین ہو چکے تھے۔ ان حالات میں طالع نبی کو نبوت مآب کی صحابیہ قرار دینا جھوٹ اور کذب صریح ہے۔ اور چونکہ اس کذب بیانی کا مرتکب مرزائیوں کا ترجمان الفضل ہوا ہے۔ اس لئے ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اس اخبار کا تصور کرکے پورے زور کے ساتھ فلعنۃ اللہ علی الکاذبین کا نعرہ لگائے"۔

(زمیندار ۵ فروری ۱۹۵۱ء)

یہ ہے منجملہ ان شاندار دلائل کے ایک مدفن دلیل جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے خلاف مخالفین ہمیشہ پیش کرتے چلے آئے ہیں۔ ہم اس کے سوا کیا عرض کریں اپنے کی صداقت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہے کہ

باتیں تمہاری آپ ہی اپنا جواب ہیں

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری ہمشیرہ صاحبہ چک ۳۲/۲ میں سخت بیمار ہیں۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے بہنوئی چوہدری عطا محمد صاحب بھی سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ ۲۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری نور محمد صاحب بھی بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔ محمد منیر کلرک الفضل

روزنامہ — الفضل — لاہور

۸ فروری ۱۹۵۱ء

غیر مسلم دُنیا — اور — تبلیغ اسلام

سید محمد سلیمان صاحب ندوی نے گزشتہ ۵ فروری کو پنجاب یونیورسٹی ہال میں ایک تقریر کے دوران میں آیات قرآن کریم سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"مسلمانوں کی زندگی کا مقصد تبلیغ ہے ان کا فرض ہے کہ وہ باقی دنیا کو راہ نجات دکھائیں اور اسے گمراہی سے نکال کر ہدایت کے راستہ پر قائم کریں"۔

یہ الفاظ واقعی بڑے شاندار ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جب سے مسلمانوں نے فریضۂ تبلیغ کو چھوڑا ہے۔ اسی وقت سے وہ ہر طرح کی نکبت اور زوال کے پنجہ میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ اگرچہ مسلمان بادشاہوں نے تقریباً ایک ہزار سال تک دنیا کے مختلف حصوں پر بڑے دبدبے اور شان و شوکت کے ساتھ شہنشاہی کی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ شان و شوکت کی اس گہما گہمی میں باوجود اس کے کہ ان میں سے بہت سے طبعاً نہایت نیک اور اسلام کے پابند رہے ہیں۔ جہاں تک تبلیغ اسلام کا تعلق ہے۔ ان کا کام صفر کے برابر رہا ہے مگر اس کے باوجود اس دوران میں بھی علمائے حق کی ایک خاصی تعداد اپنے طور پر تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرتی رہی ہے۔ اور آج دنیا میں مختلف ملکوں میں جو مسلمان نظر آتے ہیں۔ ان کی ہی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

آج یہ حالت ہے کہ مسلمانوں نے اس کام کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ اور مغرب نے جو سیاسی نظریات فضا میں پھیلائے ہیں۔ دانستہ یا نادانستہ ہمارے علمائے اسلام زیادہ تر اس کے شکار ہو گئے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ وہ ان قدیم درویشوں کی طرح اکناف عالم میں پھیل کر اللہ تعالےٰ کا یہ آخری پیغام لوگوں کو پہنچاتے خود اپنے ہی ملک میں "اسلام سیاست ہے اور سیاست اسلام ہے" کا خود تراشیدہ نظریہ لے کر باعث افتراق و تشتت ہو رہے ہیں اور دعوےٰ یہ کرتے ہیں کہ ہم احیائے اسلام اور دعوتِ دین کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

ہمیں یہ کہنا واجب نہیں ہے کہ یہ لوگ دیدہ دانستہ مسلمانوں کو فریب دے رہے ہیں۔ لیکن اس کہنے میں ہمیں ذرا بھی باک نہیں ہے کہ خواہ ان لوگوں کی نیتیں کتنی ہی پاک و صاف کیوں نہ ہوں۔ یہ مسلمانوں کو غلط راستہ پر ڈال رہے ہیں۔ اور ان کی قوتوں کو خانہ جنگی میں ضائع کر رہے ہیں۔ کہتے تو یہ لوگ یہی ہیں کہ ہم انبیاء علیہم السلام کے اسوہ پر چل رہے ہیں۔ لیکن ابو الانبیاء حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک ایک بھی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے اسلام کو بطور سیاسی نظریہ کے پیش کیا ہو۔ اور پھر ایک سیاسی اسلامی پارٹی بنا کر حکومت کے اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش کی ہو۔ انبیاء علیہم السلام کی دعوت ہمیشہ عام ہوتی ہے۔ اور وہ کسی معاشی اور سیاسی وغیرہ تحریک کا تنگ لباس پہن کر نہیں اٹھتی۔ اسلامی تحریک ہمیشہ دلوں کو سنوارنے سے کام شروع کرتی ہے۔ اور اخلاق فاضلہ کی دعوت دیتی ہے۔ ان کے مخاطب تمام انسان ہوتے ہیں۔ وہ ایک شہنشاہ سے لے کر ایک ادنےٰ مزدور تک سب کو خدا پرستی کی طرف بلاتی ہے۔

افسوس ہے کہ یہاں بعض علمائے اسلام نے اسلام کو محض ایک سیاسی نظریہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اسلام بھی اشتراکیت وغیرہ لادینی نظریات کی طرح کا ہی ایک نظریہ ہے اور جس طرح مثلاً لینن نے کہا ہے کہ پرولتاریہ کی بورژوا سے جنگ جائز دفاعی جنگ ہے۔ اسی طرح صالح قیادت کو پارٹی بازی سے برسر اقتدار لانا بھی اسلامی نقطۂ نظر سے جائز دفاعی جدوجہد ہے۔

اس ضمن میں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ ان علمائے اسلام نے اپنے مزعومہ نظریات کے مطابق اسلامی حکومت کے کچھ بنیادی اصول بھی وضع کر ڈالے ہیں۔ عین اسی طرح جس طرح لینن اور سٹالن نے اشتراکی حکومت کے بنیادی اصول وضع کئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے وسیع اور عالمگیر قانون کو اپنی حد بندیوں کی زنجیر میں اسی طرح جکڑ دیا گیا ہے۔ جس طرح دوسرے خود ساختہ مادی نظاموں کا طریق ہے۔

ہم نے اس امر کے متعلق ایک تمہیدی افتتاحیہ الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں سپرد قلم کیا تھا آج ہم ایک مثال لے کر یہ ثابت کریں گے کہ یہ اصول جو چند علمائے اسلام کہلانے والوں نے اسلامی حکومت کے اصول کے نام سے ترتیب دیئے ہیں کس قدر اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کے منافی ہیں۔ اور سید سلیمان صاحب ندوی نے جو فرمایا ہے کہ "مسلمانوں کی زندگی کا مقصد تبلیغ ہے اور ان کا فرض ہے کہ وہ باقی دنیا کو راہ نجات دکھائیں"۔ اس کے راستے میں کس طرح سد سکندری بن جاتے ہیں۔ ان اصولوں میں سے پانچواں اور چھٹا اصول یہ ہیں۔

(۵) مسلمہ اسلامی فرقوں کو پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ انہیں اپنے پیرادوں کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے کا حق حاصل ہوگا۔ وہ حدود قانون کے اندر اپنے خیالات کی آزادی کے ساتھ اشاعت کر سکیں گے۔ اور ان کے شخصی معاملات کا فیصلہ انہی کے فقہی مذہب کے مطابق ہوگا۔ اور ایسا انتظام کرنا مناسب ہوگا کہ ان کے قاضی یہ فیصلے کریں

(۶) غیر مسلم باشندگانِ مملکت کو حدودِ قانون کے اندر مذہب و عبادت تہذیب و ثقافت اور مذہبی تعلیم کی پوری آزادی حاصل ہوگی۔ اور ان کے شخصی معاملات کا فیصلہ انہی کے مذہبی قانون یا رسم و رواج کے مطابق کیا جائیگا۔ جن حقوق شہری کا ذکر دفعہ نمبر ۵ میں کیا گیا ہے۔ ان میں غیر مسلم باشندگان مملکت اور مسلم باشندگان مملکت سب برابر کے شریک ہونگے (منقول کوثر ۵ فروری ۱۹۵۱ء صہ ۱۱)

ان دونوں اصولوں کا موازنہ کرنے سے یہ باتیں پیدا ہوتی ہیں۔

(۱) صرف مسلمہ اسلامی فرقوں کو پوری مذہبی آزادی ہوگی صرف وہی فرقے آزادی سے اپنے خیالات کی اشاعت کر سکیں گے۔

(۲) غیر مسلمہ اسلامی فرقوں اور غیر مسلموں کو پوری مذہبی آزادی نہیں ہوگی۔ اور وہ اپنے خیالات کی اشاعت آزادی کے ساتھ نہیں کر سکیں گے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ایک اسلامی حکومت کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ غیر مسلمہ اسلامی فرقوں اور غیر مسلموں کے مذہب کی اشاعت و تبلیغ روک دے تو پھر مسلمہ اسلامی فرقوں کا کیا حق ہے۔ کہ وہ غیر مسلمہ اسلامی ملکوں اور غیر مسلم ملکوں میں جا کر ان کو راہ نجات کی طرف بلائیں۔

آنچہ بر خود نہ پسندی با دیگراں مپسند

مثلاً جب سکھ اپنے گاؤں میں مسلمانوں کو اذان نہیں دینے دیتے تھے تو مسلمان کیوں معترض ہوتے تھے؟ سوال یہ ہے کہ سید سلیمان صاحب ندوی نے جو یہ فرمایا ہے کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ باقی دنیا کو راہ نجات دکھائیں۔ ہمیں سید صاحب بتائیں کہ اسلامی حکومت کے مندرجہ بالا اصولوں کی موجودگی میں مسلمان اس فریضہ کو کس طرح بجا لا سکتے ہیں۔ سینہ زوری ہم اس کو بھی مان لیتے مگر وہ سینہ زوری ہے کہاں؟

اللہ اللہ جس سینہ زوری کے فتنہ کو مٹانے کے لئے قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں کو تلواریں اٹھانے کی اجازت دی گئی تھی۔ آج ان چودھویں صدی کے علمائے اسلام کی طفیل وہی سینہ زوری اسلامی حکومت کا بنیادی اصول بن رہی ہے۔ قرآن کریم کا "لا اکراہ فی الدین" کا وہ عظیم الشان اصول جس کو منوانے کے لئے شہدائے بدر نے اپنی قیمتی جانیں قربان کر دیں۔ آج ان علمائے اسلام کہلانے والوں کے ہاتھوں لادینی اصول قرار دیا جا رہا ہے۔ اسلامی حکومت کے ایسے خود ساختہ اصول دنیا کے سامنے پیش کرنے کے بعد وہ کونسا غیر اسلامی ملک ہے جو مسلمانوں کو تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زمین پر قدم رکھنے کی بھی اجازت دے گا؟

بات دراصل یہ ہے کہ ان علمائے اسلام کہلانے والوں نے کبھی غیر اسلامی ملکوں میں تبلیغ اسلام کی ہو تو ان کو اسلامی حکومت کے اصول ترتیب دیتے وقت اس کا خیال رہتا۔ اور اگر سوائے حکومتی اقتدار پر قبضہ کرنے کے کوئی اور مقصد ان کے پیش نظر ہوتا تو عین قرآن کی تعلیم کے متضاد وہ کبھی اسلامی حکومت کا ایسا اصول ترتیب نہ دیتے۔ جس سے دعوت اسلام کے دعوے کی خود بخود صرف قلعی ہی نہیں کھل جاتی۔ بلکہ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام آپ ہی اپنی تردید بھی ہے بقول غالب ؎

مری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی

مخالفینِ احمدیت کی بے بسی

چونکہ مخالفین احمدیت کے پاس احمدیت پر اعتراض کرنے کی کوئی صحیح چیز نہیں ہے۔ اس لئے وہ ہمیشہ اوچھے ہتھیاروں پر اتر آتے ہیں۔ ایک تازہ مثال ملاحظہ ہو۔ الفضل ۲ فروری ۱۹۵۱ء میں ایک احمدی خاتون کی عمر سہو کتابت سے بجائے ۹۰ سال کے ۳۰ سال لکھی گئی ہے۔ اس پر حق طراز روزنامہ "زمیندار" کے حافظ قرآن اہلحدیث مسخرہ نویس لکھتے ہیں۔ (نقل کفر کفر نہ باشد)

ضلع شیخوپورہ کے گاؤں کالا خطائی کی ایک عورت مسماۃ طالعہ بی بی نے اگلے دن داعی اجل کو لبیک کہا "الفضل" نے اس سانحۂ ارتحال کا اعلان کرتے ہوئے یہ انکشاف فرمایا کہ متوفیہ انڈین نیشنل نبی کی صحابیہ تھیں۔ اور مرتے دم تک

(باقی دیکھیں صہ۲ کالم ۴ پر)

غیر اسلامی حکومت کی اطاعت اور مسلمان

حضرت یوسف علیہ السلام سے لیکر حضرت مسیح علیہ السلام تک کئی رسول اور نبی اپنے زمانے کی حکومتوں کے ماتحت رہے

(مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری)

(از مکرم محمد عبدالحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

جماعت احمدیہ پر مخالفین جو اعتراضات کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ یہ جماعت نہ صرف حکومت برطانیہ کے ساتھ تعاون کرتی رہی ہے۔ جو غیر اسلامی حکومت تھی۔ بلکہ اسکی اطاعت کو ضروری خیال کرتی تھی۔ چنانچہ احرار کا اخبار "آزاد" لکھتا ہے۔ "انگریز ابھی تک مرزائیوں کا اولی الامر ہے"؟ (آزاد ۱۱ر جنوری ۱۹۵۱ء ص۳) حالانکہ یہ لوگ خود بھی بڑے مزے سے اسی حکومت کے ماتحت رہے۔ اور اس کے قوانین پر پوری طرح عمل کرتے ہوئے عملاً تعاون اور اسکی اطاعت کرتے رہے۔ بلکہ انگریز کو اولی الامر مانتے رہے۔ اور انکار کرنے والے کو کافر اور گمراہ قرار دیتے رہے۔ ذیل میں چند حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ جماعت احمدیہ کے نقطہ نگاہ کی نہ صرف تائید کرتے رہے۔ بلکہ تقریروں اور تحریروں میں لوگوں کو یہ تعلیم دیتے رہے۔ کہ حکومت وقت کی اطاعت جزو ایمان ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

مولوی سراج دین صاحب والد ماجد مولوی ظفر علی خاں صاحب

(۱) "ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے خوشی ہوئی ہے۔ کہ حضرت اقدس امام وقت مسیح موعود جناب مرزا غلام احمد خاں صاحب قادیانی مدظلہ نے اپنے بعض معتقدین کے سوال کے جواب میں یہ حکم صادر فرمایا ہے۔ کہ ایجیٹ جدید متعلق نوآبادی گانے کے خلاف زمینداروں کے جو جلسے ہوتے ہیں یا ہو رہے ہیں۔ ان میں ان کو شامل نہ ہونا چاہیئے۔ بلاشبہ یہ امر ہماری خوشی کا باعث ہے۔ کہ ہماری قوم کے لیڈر اور پیشوا گورنمنٹ کی مخالفت کو خلاف مذہب خیال کرتے ہیں۔ اور ہمارا اپنا بھی یہی ایمان ہے قرآن مجید میں صاف حکم ہے۔ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اس کی صحت میں جو شک لاوے۔ وہ کافر ہے اور اسکی تعمیل میں جو قصور کرے۔ وہ گنہگار ہے" (اخبار زمیندار یکم مئی ۱۹۰۷ء)

(۲) تھوڑا عرصہ بعد کسی صاحب عبدالوحید نام نے ایک کتاب "تاریخ افکار و سیاست اسلامی" شائع کی۔ اس میں وہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"اسلام کا نصب العین دنیا میں حکومت الٰہیہ کا قیام ہے۔ مسلمانوں کے لئے دنیا میں رہنے کی دو ہی شکلیں ہیں۔ یا حکومت قائم کر کے دارالاسلام بنائیں۔ یا پھر ارض اسلام میں ہجرت کر جائیں۔ دارالحرب میں رہنا اور غیر اسلامی حکومت سے تعاون کرنا مسلمانوں کے لئے بالکل حرام ہے خدا تعالےٰ نے دارالاسلام اور دارالحرب کے درمیان کوئی تیسری راہ مومن کے لئے نہیں بتلائی۔"

عبدالوحید خاں صاحب کے مذکورہ بالا خیالات پر جو تبصرہ معاصر "معارف" بابت ماہ اگست ۱۹۴۳ء میں کیا ہے۔ اس کو ہم من وعن نقل کرتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ مسلمانوں کے سب سے بڑے علمی ادارے اعظم گڑھ کے مصنفین کے نزدیک ان خیالات کی کیا وقعت ہے۔ معاصر معارف لکھتا ہے کہ

"غیر اسلامی حکومت سے تعاون اور اسکی اطاعت بھی تشریح طلب ہے۔ ہر تعاون اور اطاعت معصیت نہیں۔ تعاون سے مراد روزانہ کی زندگی میں ایک دوسرے کے کام آنا یہ معصیت نہیں بلکہ معاشرتی زندگی کی ناگزیر ضروریات میں سے ہے۔ البتہ تعاون علی الاثم والعدوان نہ ہونا چاہیئے۔ مشترکہ مفاد کے لئے بھی تعاون کوئی گناہ نہیں ہے۔ بلکہ بعض اوقات خالص اسلامی مفاد کے لئے کفار سے تعاون کی ضرورت پیش آتی ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہ صرف دنیاوی امور بلکہ اسلامی مفاد و مفلح کے لئے یہود و نصاریٰ سے تعاون فرمایا۔

پھر آگے چل کر معاصر موصوف لکھتے ہیں:۔

"ایسے مشترکہ قوانین کی اطاعت جن کا تعلق مذہب سے نہیں۔ یا جو دونوں کے لئے مفید ہیں معصیت نہیں ہے۔ مثلاً آج کل حفظان صحت صفائی۔ امن و امان پبلک کے مفاد کے دوسرے قوانین کی پابندی جو ہمارے مذہبی احکام کے خلاف نہیں۔ اور جو ہر شخص کے لئے یکساں مفید ہیں۔ معصیت نہیں"۔

عبدالوحید خاں صاحب نے اپنی کتاب میں اس نظریہ کو بھی پیش کیا ہے۔ جو آجکل احراری اور زمیندار وغیرہ کہتے ہیں۔ کہ

"دنیا میں جتنے بھی نبی آئے۔ وہ صرف حکومت الٰہیہ کے قیام کے لئے شریعت لائے تھے۔ اور شیطانی حکومتوں اور طاغوتی قوتوں کو مٹا کر حکومت الٰہیہ کا قیام جملہ انبیاء علیہم السلام کا نصب العین تھا۔

اس نظریے پر اظہار رائے کرتے ہوئے معاصر معارف نے اسکی تردید کی ہے۔ اور لکھا کہ

"حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کی کوئی سیاسی مخالفت نہیں کی۔ اور نہ اسکی حکومت کے مقابلہ میں کوئی دینی نظام پیش کیا۔ جس کے بغیر حکومت الٰہیہ کا قیام ناممکن ہے۔ کلام مجید میں جن جن مقاموں پر حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا واقعہ مذکور ہے۔ وہاں سیاسی حکومت الٰہیہ کے قیام کی کسی کوشش کا کوئی اشارہ تک نہیں ہے۔ حالانکہ حضرت موسیٰ صاحب شریعت تھے۔ اور آپ کو خدا کی جانب سے دین و دنیا کا قانون بھی عطا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔ بنی اسرائیل میں سیاسی حکومت کی بنیاد حضرت موسیٰؑ کے صدیوں بعد حضرت شموئیل علیہ السلام کے زمانہ میں پڑی۔۔۔۔۔۔

اسی طرح حضرت عیسیٰؑ نے بھی کسی حکومت کی کوئی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ آپ کوئی شریعت بھی نہ لائے۔ ان کی تعلیم میں تو حکومت کا کوئی قانون ہی نہیں ہے۔" (رسالہ معارف اگست ۱۹۴۳ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:۔

"حضرت یوسف علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح علیہ السلام تک کئی رسول اور نبی ایسے ہوئے ہیں۔ جو اپنے زمانے کی حکومتوں کے ماتحت رہے۔" (اہلحدیث ۲۵ر اکتوبر ۱۹۴۶ء)

"ہر نبی اور رسول کسی نہ کسی مدت کے لئے کفر کے سیاسی اقتدار کو لازماً تسلیم کرتا ہے۔ اور وہیں اپنی تبلیغ کے کام کو شروع کرتا ہے۔ اور اس دوران میں ظاہر ہے۔ کہ کافرانہ نظام حکومت کے سیاسی اقتدار کو بطور ایک شہری کے تسلیم کرتا ہے۔ اور بعض صورتوں میں اس کافرانہ حکومت کے سیاسی اقتدار کو چیلنج کرنے سے پیشتر اس دنیا سے اٹھ جاتا ہے۔" (اخبار صدق ۲۶ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ)

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی لکھتے ہیں

"بتقاضائے حالات و مصلحت وقت ان ہر دو پیغمبروں (یحییٰؑ و مسیحؑ) کو سیاسی احکام کا حامل نہیں بنایا گیا۔ اور یہ حضرت مسیحؑ کے اپنے اقرار اور طریق عمل اور تعلیم سے واضح ہے۔" (اہلحدیث ۵ر دسمبر ۱۹۴۴ء)

محترم مدیر صدق کا ایک حوالہ اوپر نقل کیا جا چکا ہے۔ ایک جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت لکھتے ہیں۔

"آپ نے سرے سے حکومت سے کوئی ٹکر ہی نہیں لی۔ اس سے کچھ تعرض ہی نہ کیا۔ بلکہ جب روایت انجیل اگر کچھ کیا تو اسکی تائید میں کیا۔ اور یہ فرمایا۔ کہ جو قیصر کا حق ہے وہ قیصر کو دو اور جو خدا کا حق ہے۔ وہ خدا کو دو۔ یعنی دنیوی امور میں قانون قیصری کی پابندی کرو۔" (اخبار صدق ۱۱ر صفر ۱۳۶۵ھ و اخبار کوثر ۱۷ر فروری ۱۹۴۶ء)

معاصر "صدق" کا نظریہ اور معاصر "معارف" کا تبصرہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ اس لئے درج کیا گیا ہے۔ کہ جو مخالفین خصوصاً "زمیندار" "آزاد" وغیرہ جماعت احمدیہ پر سیاسیات کے بارہ میں بلاوجہ اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ وہ اپنے ہم خیال لوگوں کے افکار کو مطالعہ کر کے اندازہ کر سکیں۔ کہ ہمارے خلاف اعتراضات کی کیا حقیقت ہے۔ آج کل مسلمانوں میں ایک فتنہ پرور گروہ (احرار) پھر ایسا پیدا ہو گیا ہے۔ جو قوم کو صحیح نصب العین اور مقصد زندگی سے دور لے جانے کے درپے ہے۔ اور سیاسیات کے خارزار میں الجھا کر ان کی تباہی کو مکمل کرنا چاہتا ہے۔ ایسے لوگ اسلام کی صحیح تعلیم سے قطعی طور پر ناواقف اور قوم کے نادان دوست ہیں۔ ان کے خیالات خطرناک زہر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے جس قدر ممکن ہو۔ ان سے بچنا اور دوسروں کو بچانا چاہیئے۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل نایاب کتب نظارت تالیف و تصنیف نے دوبارہ بڑی محنت اور صرف کثیر سے طبع کروائی ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ یہ کتابیں نہ صرف اپنے لئے خریدیں۔ بلکہ دوسرے غیر احمدی احباب کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا۔ اور جو اسکی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔"

یہ کتابیں بکڈپو نظارت تالیف و تصنیف سے حسب ذیل قیمتوں پر مل سکتی ہیں:۔

(۱) حقیقۃ الوحی اعلیٰ کاغذ -/۸ روپے۔ (۲) حقیقۃ الوحی درمیانہ کاغذ -/۶ روپے۔ (۳) کشتی نوحؑ اعلیٰ کاغذ -/۸/- (۴) کشتی نوح درمیانہ کاغذ -/۶/- (۵) تجلیات الٰہیہ -/۴/- (۶) ایک غلطی کا ازالہ -/۲/- نوٹ براہین احمدیہ حصہ پنجم پریس میں جا چکی ہے۔ انشاء اللہ فروری میں مل سکے گی۔ (ناظر تالیف و تصنیف ربوہ)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اس عاجز کے گھر لڑکا عطا کیا ہے۔ بزرگان سلسلہ صحابہ کرام و درویشان قادیان اور خصوصاً حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مودبانہ گذارش ہے۔ کہ درد دل سے اپنے مخصوص وقت میں دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نوزائیدہ بچے کو صالح متقی خادم دین بنائے اور صحت و تندرستی عطا کرے۔ آمین۔ نیز میری اہلیہ کی صحتیابی کے لئے دعا کریں۔ مریضہ اسی وقت ہسپتال میں داخل ہے۔ عاجز دعا کا محتاج ہے۔ S.E. Ahmad No 177635 Co. Bich Tisco Jamshedpur.

موجودہ زمانہ کی انتہائی ضلالت اور اس کا علاج

(از مکرم عبد المجید خاں صاحب کپور تھلوی حال لاہور)

زمانہ سلف کی پیشگوئیاں جو راستبازوں اور انبیاء علیہم السلام اور بالخصوص بانیٔ اسلام خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آخری زمانہ کے متعلق کتب اور احادیث میں بیان ہوئی ہیں وہ بعینہٖ اس موجودہ خطرناک زمانہ میں ہماری چشم دید ہیں اور پوری ہو رہی ہیں۔ جیسا کہ ہماری روزانہ زندگی کے مختلف اوقات کے لئے الگ الگ کام ہوتے ہیں۔ مثلاً نمازوں کے اوقات، دفاتر و دیگر کاروبار کی مصروفیت، سونے کے اوقات اور دیگر جسمانی حوائج کو مقرر کرنا پڑتا ہے اسی طرح دنیا کے مختلف دوروں میں تقاضائے وقت کے مطابق کام کرنا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی اصول کے ماتحت اس وقت جبکہ خالق و مالک سے انسانی تعلق بالکل کٹ چکا ہے جس کی وجہ سے ہر آن فطرت انسانی کے دو قوتیں (ایک نیکی کی طرف رجوع کرنے والی اور دوسری بدی کی طرف مائل کرنے والی قوت) آپس کی شدید کشمکش یعنی جنگ میں مصروف ہیں۔ ان دونوں میں سے بدی کا محرک زوروں پر ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہئیے کہ دوسری طاقت جو نیکی کی محرک ہے وہ مر چکی ہے۔ اس حالت کو دوسرے الفاظ میں یہ کہنا درست ہوگا کہ دشمن یعنی بدی کا محرک اپنے مقابل یعنی نیکی کی تحریک کو نیست و نابود کر چکا ہے گویا بدی کی طرف لے جانے والا لشکر دوسرے مقابل کے لشکر پر پوری طرح غلبہ حاصل کر چکا ہے اور مغلوبہ لشکر کے افراد کا قتل عام کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے مغلوبہ لشکر کے افراد کی طرف سے دردناک چیخ و پکار کی آوازیں صاف طور پر سنائی دے رہی ہیں۔ جیسا کہ اس زمانہ کے لوگوں کی بد عملی اس کا ثبوت ہے۔ انسان روح اور جسم سے مرکب ہے گویا روح بطور حاکم کے اور جسم بمنزلہ محکوم کے ہے مگر آجکل کے لوگوں کو روحانی امور یعنی دین کے کاموں سے عار ہے اور جسمانی کاموں سے وابستگی ہے۔ رات دن کے بیہودہ مشاغل یعنی لغویات وغیرہ میں تمام مرد و زن اور بچے پوری توجہ سے مصروف ہیں۔ اس بھیانک حالت یعنی دین کے فقدان اور دنیا کے استغراق کا نقشہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صاف الفاظ میں فرما چکے ہیں۔ یہاں تک کہ اس زمانہ کے علماء کو بدترین مخلوق بیان فرمایا ہے۔ اور حضور کی فرمودہ پیشگوئی کے مطابق ....

....

اس آخری زمانہ کے آسمانی فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں اظہر بین الفاظ میں موجودہ زمانہ کی حالت کا ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ آپ فارسی منظوم کلام میں سے ایک شعر یہاں نقل کرتا ہوں فرماتے ہیں ؎

خون دیں بینم رواں چوں کشتگان کربلا
وائے بر ایں سرد مہراں ہیچ کس غمخوار نیست

نیز آپ نے جو اردو منظوم کلام (دُرثمین) میں فرمایا ہے اس کے چند اشعار قابل توجہ ہیں۔ فرماتے ہیں

"ہر نبیٔ وقت نے اس جنگ کی دی تھی خبر
کر گئے ہیں وہ دعائیں با دو چشم اشکبار
جنگ یہ بڑھ کر ہے جنگِ روس اور جاپان سے
میں غریب اور ہے مقابل پر حریفِ نامدار
دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے مری جاں کی پناہ فوجِ ملائک کو اتار
لشکرِ شیطاں کے نرغہ میں جہاں ہے گھر گیا
بات مشکل ہو گئی قدرت دکھا اے میرے یار
نسلِ انساں سے مدد اب مانگنا بے کار ہے
اب ہماری ہے تری درگاہ میں یارب پکار"

گویا حضور علیہ السلام نے حقیقی تغیر پیدا کرنے کے بعد بارگاہِ رب العزت میں دعائیں یعنی آہ و زاری کرنے کو موجودہ مشکلات پیش آمدہ کا واحد علاج قرار دیا ہے۔

اس لئے ہمیں گذشتہ آسمانی تنبیہہ یعنی شدید جھنجوڑ سے خبردار ہو کر اپنے اعمال میں جلد از جلد اصلاح کر کے بارگاہ الٰہی میں درد بھرے دل سے بحالتِ نالہ اپنے لئے اور روئے زمین کے مسلمانوں کے لئے بالخصوص اور تمام بنی نوع انسان کے واسطے بالعموم زیادہ دن اور رات کے بیشتر حصہ میں گریہ زاری ضروری ہیں۔ تاکہ ہم خدا تعالےٰ کے رحم و مغفرت کے صحیح معنوں میں جاذب ہو سکیں۔

اے خدا تو مسلمانوں کی جو تیرے خاتم النبیین رسول عربی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ ہے جس پر تو نے مکمل تعلیم نازل فرمائی ہے۔ اس تعلق کے طفیل دستگیری اور رحم فرما کر ان کی تکالیف دور کر۔ آمین

درخواست دُعا

میرے لڑکے محمد کریم متعلم جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ نے مارچ میں سالانہ امتحان میٹرک دینا ہے۔ گذشتہ سال پاس ہونے سے رہ گیا تھا۔ اس لئے احباب کرام سے درخواست ہے کہ اسکی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد یامین تاجر کتب شاد باغ $\frac{38}{B}$ لاہور

صنعتی و تجارتی اطلاعات

آہنی حلقوں کی نقل و حرکت اور تقسیم پر دوبارہ پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ لہٰذا روئی اور ٹین اور گانٹھیں بنانے والی تمام فیکٹریوں کو چاہئیے کہ اپنی ضروریات کے لئے روئی بورڈ کی معرفت کراچی کے لوہے اور فولاد کے کنٹرولر کو درخواست دیں۔

(۲) حکومت پاکستان نے کراچی کی مختلف فرموں کے لئے ۱۲۵۰۰۰ ٹکلے اور سندھ کی فرموں کے لئے ۲۰۲۰۰۰ ٹکلے منظور کئے ہیں۔ اس کے علاوہ کراچی کے موجودہ کارخانوں کے لئے ۲۲۰۰۰ ٹکلے الاٹ کئے گئے ہیں۔

(۳) اٹلی کو ۷۵۰۰ ٹن پٹ سن کا مزید کوٹہ دیا گیا ہے اور بلجیم کے لئے بھی ۱۰۰۰۰ ٹن پٹ سن کا کوٹہ منظور کیا گیا ہے جو ۳۰ اپریل ۱۹۵۱ء تک جہاز سے بھیجا جا سکتا ہے۔

(۴) حکومت پاکستان نے ڈائرکٹر جنرل سد و ترقی کو کیمیاوی اشیاء کا کنٹرولر مقرر کیا ہے۔ کنٹرولر کو منجملہ دیگر اختیارات کے کسی شخص کے اسٹاک کی کیمیاوی اشیاء طلب کرنے کا اختیار بھی حاصل ہے۔

(۵) غیر ملکی ہوائی ڈاک کے لئے ۱۲ آنے والے لفافوں پر ڈاک کے مزید ٹکٹ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۶) حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبائی حکومتوں کو اختیار دیا جائے کہ وہ موٹر ٹرانسپورٹ کو بتدریج قومی ملکیت بنائیں۔ سر دست یہ اختیارات صرف پنجاب شمال مغربی سرحدی صوبہ اور سندھ کو دئیے گئے ہیں۔

(۷) بلوچستان میں کوئلہ کی نئی کانیں دریافت ہوئی ہیں کھدائی کا ٹھیکہ حاصل کرنے کے لئے شعبہ معدنی مراعات حکومت پاکستان فارایا و ابلڈنگ میکلوڈ روڈ کراچی سے رجوع کرنا چاہیئے۔

(۸) حال میں پاکستان اور ہسپانیہ کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ اس معاہدہ کے تحت پاکستان روئی۔ بنولے۔ چمڑا اور پٹ سن ہسپانیہ کو دے گا اور ہسپانیہ مشینری۔ کپڑا اور کمبل وغیرہ پاکستان کو دے گا۔

(۹) اب رعائتی فیس پر ٹرنک کال ۹ بجے شب سے نصف شب تک اور ۶ بجے صبح سے ۸ بجے صبح تک کئے جا سکیں گے۔ نیز اتوار اور ٹیلیگراف کی تعطیلات کے دوران میں تمام دن نصف فیس پر ٹرنک کال کیا جا سکتا ہے۔

(۱۰) ایران کو ٹیلیفون کا محصول پہلے تین منٹ کے لئے ۱۶ روپیہ سے کم کر کے ۱۲ روپے ۱۲ آنے کر دیا گیا ہے اور ہر زائد منٹ کا محصول ۵ روپے ۸ آنے کی بجائے ۴ روپے ۴ آنے کر دیا گیا ہے۔

(۱۱) فرانس کا ایک اقتصادی کمشن ۲۷ فروری کے قریب پاکستان کا دورہ کرے گا۔

(۱۲) فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ سے مندرجہ فہرست بنکوں کی ہفتہ وار صورت حال میں یہ نوٹ کہ یہ اعداد و شمار عارضی ہیں۔ کیونکہ چند بنکوں سے مکمل رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ درج نہیں ہوا کرے گا۔

(۱۳) پاکستان میں بنے ہوئے خیموں کی برآمد ہندوستان کے علاوہ ان ممالک کے لئے عام کھلے لائسنس پر رکھ دی گئی ہے۔ جن پر غیر ملکی زر مبادلہ حاصل کرنے کے سلسلہ میں جی آر۔ ون طریقہ کار کا اطلاق ہوتا ہے۔

(۱۴) اخباری کاغذ کے کنٹرول آرڈر کے تحت ایک ماہ سے کم وقفہ سے شائع ہونے والے اخبارات کی چھپائی کے علاوہ اخباری کاغذ کا کسی دوسرے مقصد کیلئے استعمال ممنوع ہے۔

(۱۶) گرم جوڑائی کے برقی مورچے (ولڈنگ الکٹروڈ) تیار کرنے کی اسکیم شعبہ رسد و ترقی حکومت پاکستان میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اس اسکیم سے دلچسپی رکھنے والے اشخاص اسسٹنٹ ڈائرکٹر ترقی انجینرنگ (ڈاکٹر میر اسد علی) کمرہ نمبر ۲ بلاک نمبر ۳۱ سے رجوع کر سکتے ہیں۔

(۱۷) جو درآمد کنندگان غیر ملکی زر مبادلہ کی ضمانت کرنے کے خواہشمند ہوں انہیں تا اطلاع ثانی ہنڈیاں کھولنی پڑیں گی۔ اور عام کھلے لائسنس کے تحت تمام دیگر اشیاء کے لئے ۲۵ فیصدی رقم بطور ضمانت داخل کرنا پڑے گی۔

جلسہ مصلح موعود

(زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مورخہ ۲۰ فروری بروز بدھ نصرت گرلز سکول ہائی سکول میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام صبح ۱۰ بجے جلسہ مصلح موعود منعقد ہوگا۔ قریب قریب کی لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے شہر کی غیر احمدی مستورات کو ہمراہ لا کر تبلیغ کا موقعہ پیدا کریں۔ خاص طور پر لائلپور۔ سرگودھا چنیوٹ لالیاں کی لجنہ اس کی طرف توجہ دیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مرتد کی سزا قتل نہیں ـــــ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا نظریہ

(ر ــ ا ــ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

اگر احمدی (نعوذ باللہ) مرتد ہیں۔ اور احراری لیڈران کے رفقاء اسلام کے علمبردار اور حقیقی مسلمان تو پھر کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر کے مطابق چاہیئے تھا۔ کہ احراری لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس صحابہ کے نقش قدم پر چل کے دنیا کے طول وعرض میں تبلیغی نقطہ نگاہ کے لحاظ سے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیتے۔ کہ جس سے ان کا دعوئ ایمان و اسلام نہ صرف عیاں ہوتا۔ بلکہ ان کے اس عمل سے۔ ایک جہان ان کی تعریف و توصیف کے گیت گاتا دکھائی دیتا۔ لیکن معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔

جس جماعت کو احراری لیڈر اپنی کانفرنسوں میں کافر و مرتد قرار دیتے اور اس کے واجب القتل ہونے کا پاکستان کے مختلف مقامات میں ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں۔ وہ تو آج بفضلہ تعالیٰ ظلمتکدوں میں ایڑیاں رگڑنے والے ہزاروں ابنائے آدم کو اسلام کے مقدس نور سے منور کر رہی اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ رسول سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی نہ صرف حفاظت کر رہی ہے بلکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس مشن کی شب و روز منادی کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتی ہے۔ لیکن احراری لیڈر اور ان کے ساتھی تبلیغ اسلام سے بکلی غافل اور بیگانہ ہیں۔ اور بھولے سے بھی انہوں نے کبھی تبلیغ اسلام نہیں کی۔ وہاں ان کے نزدیک تبلیغ دین محض اسی کا نام ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اور اس کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والاصفات پر کمینے اور حیاسوز حملے کر دیئے۔ اور عوام میں غلط فہمیاں پھیلا کر انہیں احمدیت سے متنفر کرتے ہے۔ اور بس!

ان لوگوں کی طرف سے خصوصیت کے ساتھ ان دنوں اس امر پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ احمدی مرتد اور واجب القتل ہیں۔ احراریوں کا یہ ادعا جہاں حقیقت کے سراسر خلاف ہے۔ وہاں ان کے اس پروپیگنڈہ سے اسلام کو بہت بڑا نقصان پہنچ رہا ہے۔ چنانچہ ایسے ہی لوگوں کے خیالات و عقائد سے متاثر ہو کر ایک پادری صاحب لکھتے ہیں کہ۔

”جو مسلمان مذہب اسلام سے مرتد ہو کر کسی دوسرے مذہب کو قبول کرے۔ اس کے سارے اعمال اس دنیا میں اور عاقبت میں برباد ہو جاتے ہیں۔ وہ محروم الارث

اور واجب القتل ٹھہرتا ہے۔ (ــــ) پچھلے دنوں امیر افغانستان نے ایک احمدی کو قتل کر کے اس بھولی ہوئی شریعت کی یاد تازہ کرا دی۔“

(عالمگیر مذہب صـ۲۱ شائع کردہ پادری نجم الدین صاحب)

پس احراری لیڈروں کا احمدیوں کو مرتد واجب القتل قرار دینا یقیناً احراریوں کی اسلام دشمنی کا کھلا ثبوت ہے ہمیں تو سمجھ نہیں آتا۔ کہ احراریوں کی شریعت کے امیر مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کے باقی ساتھی قرآن کریم کی کس نص صریح اور حدیث صحیح کی بنا پر احمدیوں کو مرتد قرار دیتے ہیں۔ کیا مرتد کی یہی تعریف ہے۔ کہ جو تمام احکامات اسلامیہ کو قولاً اور عملاً تسلیم کرتا ہو۔ کہ جن کے مان لینے کے بعد ایک کافر بھی مسلمان سمجھا جاتا ہے۔ اگر اسی کا نام احرار کے نزدیک ارتداد ہے۔ تو پھر بخدا ہم احمدی مرتد کہلانے کے لئے بخوشی تیار ہیں۔

لیکن اگر مرتد کی تعریف اس کے برعکس یہ ہے۔ کہ جسے اسلام سے قطعاً دور کا بھی واسطہ نہ ہو۔ اور جو اپنے قول و عمل سے اسلام سے سرکشی اور بغاوت کا ثبوت دیتا ہو۔ اس کے لئے ہم بحمد اللہ ایک دفعہ نہیں ہزار بار قسمیں کھانے کے لئے تیار ہیں کہ ہم مرتد نہیں ہیں اور جو کوئی ہمیں اس تعریف کے پیش نظر مرتد سمجھتا ہے۔ وہ ناحق ہم پر ظلم عظیم کرتا۔ اور عدل و انصاف کے گلے پر چھری پھیرتا ہے۔

ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمان ہیں۔ اور اسلامی حکموں کو دل و جان سے قبول کرتے ہیں۔ اور دین اسلام کی خاطر اپنا تن۔ من۔ اور دھن ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

احراری لیڈر جس قسم کا ہمیں مرتد قرار دیتے ہیں ہم اوپر کی سطور میں اس کی واضح الفاظ میں تردید کر چکے ہیں۔ لیکن ہمارا دشمن ہماری بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ وہ برابر اپنی ہی ضد پر قائم رہ کر ہمیں مرتد اور واجب القتل قرار دیئے جا رہا ہے۔ ہم اس کے اس بے بنیاد دعویٰ کی حقیقت بارہا الم نشرح کر چکے ہیں۔ لیکن وہ اپنی ہٹ سے باز نہیں آتا۔

صحبت امروزہ میں ہم اس پر اتمام حجت کرنے کی خاطر معاند احمدیت مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا ایک قابل قدر نوٹ درج کرتے ہیں۔ کہ جس کے پڑھ لینے کے بعد ہر شریف اور منصف مزاج انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ احراری لیڈر احمدیوں کو مرتد اور واجب القتل قرار دینے میں یقیناً غلطی پر ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب افغانستان میں جناب مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت کے پیش نظر تحریر کرتے ہیں کہ۔

”آج کل (ستمبر ۱۹۲۴ء میں رنا مل) اخباروں میں اس خبر کی بازگشت بڑے زور سے ہو رہی ہے۔ کہ افغانستان میں بحکم عدالت شرعیہ ایک شخص نعمت اللہ خان کو بجرم احمدیت کیوں سنگسار کیا گیا..... آج تبقدیر صحت خبر ہم اپنا عندیہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ نعمت اللہ مذکور کی سنگساری احکام شرعیہ کے موافق ہوئی یا مخالف۔

ہم علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ صورت موجودہ میں سنگسار کرنے کا حکم نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں۔ نہ کتب فقہ حنفیہ میں نہ شافعیہ وغیرہ میں۔ اگر اس کا نام سیاسی حکم رکھا جائے۔ تو ہمیں اس پر بحث نہیں تفصیل اس کی یہ ہے۔

قرآن شریف کی آیت مندرجہ ذیل پہلے ملاحظہ ہو۔ انّ الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفراً (پارہ ۵ رکوع ۷)

اس آیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے۔ جو دو دفعہ ایمان لائے۔ اور دو دفعہ کافر ہوئے۔ بالفاظ دیگر مرتد ہوئے۔ مگر ان مرتدین کی سزا سنگسار مذکور نہیں۔ ایک حدیث اس مضمون کی آئی ہے۔ من بدّل دینہ فاقتلوہ (جو کوئی دین بدلے اس کو قتل کرو)

اس کی صحیح تشریح جو ہم ناقص میں آئی ہے۔ وہ تو آگے عرض کریں گے۔ سر دست اتنا تو تسلیم کرتے ہیں کہ اس حدیث سے بھی مرتد کی سزا سنگسار (پتھراؤ) ثابت نہیں ہوتی ..... کچھ شک نہیں کہ مرتد عن الاسلام ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ اسلام کو جھوٹا مذہب سمجھ کر چھوڑ دے۔ ان معنے سے مرزائی جو کچھ بھی ہیں بفتویٰ شریعت مکفر نہیں مگر از خود کافر یا باصطلاح شرع اسلام مرتد نہیں کیونکہ وہ اقرار خود مصدق اسلام ہیں۔ اس لئے اگر مرتد کی سزا ثابت بھی ہو جائے کہ سنگسار ہے تو بھی مرزائی کی سزا یہ نہیں ہو سکتی۔

اب ہم بتانا چاہتے ہیں۔ کہ مرتد کی سزا جن حدیثوں میں قتل آئی ہے۔ ان کا صحیح مفہوم کیا ہے۔ ہمارے ناقص خیال میں جس کی بابت ہمارا عقیدہ ہے کہ ”ان یکن صادقاً فمن اللہ وان یکن غیر صادق فمن نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء“ کے جو معنی ہیں ان کے سمجھنے کیلئے اس زمانہ کے قومی تعلقات کو زیر غور رکھنا ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا ہر فرد اسلامی حکومت اور اسلامی قوم کا ہمدرد ہوتا تھا۔ اور کافر کا ہر فرد خیرخواہ ملت کفریہ اور بدخواہ اسلام و اہل اسلام ہوتا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

المومنون والمومنات بعضھم اولیاء بعض (یعنی مسلمان مرد ہوں یا عورتیں ایک دوسرے کے ہمدرد ہیں)

مخالفین کے حق میں فرمایا۔

والذین کفروا بعضھم اولیاء بعض (پ۱۰ ر۴) (یعنی منکرین کی جماعت اسلام کے مقابلہ میں ایک دوسرے کے ہمدرد ہیں)

ان آیات اور دیگر احوال عامہ کو ملحوظ رکھ کر اس حدیث کا مطلب سمجھنا بالکل آسان ہے۔ جو خود اس حدیث کے الفاظ بتا دیں گے۔ جو یہ ہیں۔ لا یحل دم امرء مسلم یشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلاث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ (صحیحین)

یعنی کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں۔ مگر تین میں سے ایک وجہ سے۔ (۱) زانی ہو جسے سنگسار کیا جائے۔ (۲) کسی بے گناہ انسان کا قاتل۔ (۳) دین اسلام اور جماعت اسلامیہ چھوڑنے والا یہ آخر کا حصہ آج کل زیر بحث اور ساری مدار کار ہے اس میں حضور علیہ السلام نے دو لفظ فرمائے ہیں۔ دین اسلام چھوڑنے والا جماعت سے مراد اسلامی قوم ہے۔ یعنی مسلم قوم کو چھوڑ کر کفار کی حمایت کرنے والا“ جس کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ ان دو جزوں کے مجموعہ پر سزا مرتب ہے نہ کہ صرف ایک پر۔ اور ان دو کا مجموعہ یہی ہے۔ کہ مسلمانوں سے نکل کر کفار کی جماعت میں مل جائے۔ یعنی جیسے اس زمانہ میں کفار حربی مسلمانوں سے برسرجنگ رہتے تھے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کے حق میں فرمایا۔

یعنی یہ دشمنان اسلام ایک مسلمان کے حق میں کسی قسم کے تعلق اور ذمہ داری کا لحاظ نہیں کرتے۔ اس لئے ایسے اشخاص جو اسلام چھوڑ کر کفار میں جا ملیں گے۔ وہ ضرور حربی ہونگے۔ لہٰذا ان کا حکم ان حربیوں کے برابر قرار دیا۔ ورنہ محض ترک اسلام سے ان پر موت یا قتل کا حکم نہیں لگایا۔ جیسا کہ آیت مرقومہ سے صاف ظاہر ہے۔ جس کے الفاظ مکرر بغرض تدبر نقل ہیں۔

ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفراً (جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے۔ پھر وہ مرتے دم تک کفر میں ہی بڑھتے گئے خدا ان کو نہیں بخشے گا۔

پس یہی عدم بخشش ان کی سزا اخروی ہے۔ قتل یا سنگساری وغیرہ کا ذکر منفی ہے اپنا

سزا بھی منتفی۔

نتیجہ یہ ہے کہ افغانستان میں جو کوئی مرزائی کو محض مرزائی ہونے کی وجہ سے (....) سنگسار کیا گیا ہے۔ قرآن۔ حدیث اور کتب فقہ میں اس کا ثبوت نہیں۔ اس لئے یہ سزا نہ حد ہے نہ تعزیر"

(اخبار اہلحدیث ۳۰ ر اکتوبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۳ و ۴)

منصف مزاج حضرات :۔ آپ معاند احمدیت مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے اس نوٹ کو بغور پڑھیں۔ اور دیکھیں کہ مولوی صاحب نے کس طرح صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے جماعت احمدیہ کی بریت کی ہے۔ اور اس امر کا صاف الفاظ میں اظہار کیا گیا ہے۔ کہ احمدی مرتد نہیں ہیں۔ اور نہ اُن کی سزا از روئے شریعت اسلامیہ قتل ہے۔ لیکن احراریوں کی مجلس شریعت کے امیر مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری اور اُن کے ساتھی ہیں کہ خلاف تعلیم اسلام ایک ایسی جماعت حقہ کو جو اس وقت ساری دنیا میں اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف عمل ہے۔ نہ صرف کافر و مرتد قرار دے رہے ہیں۔ بلکہ اس بات کا بھی زور و شور سے بے سود پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ احمدی واجب القتل ہیں۔ کیا اُن کے عمل سے صاف عیاں نہیں ہوتا۔ کہ ان لوگوں کو خدا تعالےٰ کے مقدس دین سے قطعًا کوئی الفت و محبت نہیں اگر یہ لوگ فی الواقع اسلام کا اپنے سینوں میں درد رکھنے والے ہوتے تو اس قسم کا مکروہ پروپیگنڈہ نہ کرتے۔ کہ جس سے عوام میں احمدیوں کے خلاف غلط فہمی کی بناء پر انتہائی اشتعال پیدا ہونے کا یقینی امکان ہے۔ کاش! ان لوگوں کی آنکھیں کھلیں۔ تا انہیں معلوم ہو کہ ان کا یہ عمل اسلام کو سراسر بدنام کرنے کے مترادف ہے۔ اور اس سے پاکوں کے سردار اور رسولوں کے فخر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس روح کو یقینًا بہت بڑا صدمہ پہنچ رہا ہوگا۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے ان افعال و اعمال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیم کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔

کیا عراق روس سے سامان کے تبادلہ کا معاہدہ کریگا

بغداد ۷ ر فروری۔ وزیر اقتصادیات مسٹر عبدالمجید محمود نے کابینہ کو ایک یادداشت پیش کی ہے۔ جس میں باہمی تبادلہ کی بنا پر روس سے تجارتی تعلقات قائم کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ ان تجاویز کا مطالعہ کر کے حکومت کے سامنے رپورٹ پیش کرنے کی غرض سے خزانہ۔ اقتصادیات اور امور خارجہ کی وزارتوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کردی گئی ہے۔

(استار)

درخواست دُعا

میرے والد صاحب محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل (امیر جماعت احمدیہ قادیان) کے بائیں بازو گردن سے لے کر سارے بازو میں درد رہتی ہے اور رات کو تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ احباب اور بزرگان سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (بشارت احمد۔ واقف زندگی۔ ماڈل ٹاؤن لاہور)

کولمبو میں نئے اقدام۔ مشاورتی کمیٹی دولت مشترکہ کے اجلاس کا ایجنڈا!

لندن ۷ ر فروری۔ کولمبو کے منصوبہ میں امریکہ کی شرکت کا اعلان بہت اہم ہے۔ اس سلسلہ میں مسٹر ڈین۔ ایچی سن نے جو بیان دیا ہے۔ دولت مشترکہ کے حلقوں میں اس کا سنجیدگی سے خیر مقدم کیا گیا۔ اب ۱۲ ر فروری کو دولت مشترکہ مشاورتی کمیٹی کے اجلاس کی تیاریاں ہو رہی ہیں امریکہ کی طرف سے لنکا کی دعوت قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ ایک ایسے کام میں مدد دے گا۔ جو اس کے بغیر زیادہ ترقی پذیر نہیں ہو سکتا تھا۔ جو لوگ کولمبو کے منصوبہ سے وابستہ ہیں۔ وہ امریکی امداد کے بارے میں توقعات قائم کرنے میں محتاط ہیں۔ امریکہ کی طرف سے مالی امداد میں دیر لگے گی۔ کیونکہ وعدہ کرنے سے پہلے اس کی منظوری کانگرس سے مختلف مرحلوں پر لینی ہوگی۔ اور اس میں وقت صرف ہوتا ہے۔ اور تجاویز کی چھان بین کے بغیر منظوری نہیں ملتی۔ جب امریکی نمائندے مشاورتی کمیٹی میں شرکت کریں گے تو مختلف ضروریات معلوم کرلیں گے۔ اور وہی ان کی تجاویز کی بنیاد بن سکیں گی۔

مسٹر ایچی سن نے کولمبو کے منصوبہ میں دلچسپی کے جواز میں کہا کہ اس سے ہمیں جنوب اور جنوب مشرق ایشیا کے ممالک کی ان کوششوں میں تعاون کا موقعہ ملے گا۔ جو وہ اپنی معاشی اور سماجی بہبود کے لئے کر رہے ہیں۔ اس میں امداد کا منفرد واضح ہے۔ لیکن اس امداد کو ایشیائی ممالک کی اپنی کوششوں پر مبنی سمجھنا چاہیئے۔ مسٹر ایچی سن نے منصوبے کو پسند کیا۔ اور کہا کہ امریکہ اپنے پروگرام کو اس منصوبے سے ہم آہنگ کرنے کی سعی کرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ پہلے بھی اس منصوبے کی تعریف کر سکتا تھا اگرچہ لندن کے اجلاس میں امریکی نمائندہ شریک نہیں تھا۔ لیکن امریکہ کو کارروائی سے باقاعدہ مطلع کیا جاتا رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ دو ماہ کے عرصہ میں اس کی جانچ پڑتال ہوئی۔ اور دیکھا گیا کہ کولمبو منصوبے کے بنانے والوں نے حدود سے تجاوز نہیں کیا۔ ظاہر ہے کہ امریکہ کسی رقم کا اعلان نہیں کر سکتا تھا۔ کہ جتنے ذرائع کی ضرورت ہے اور جتنے ذرائع مہیا ہیں۔ اُن کے درمیان خلاء کو پورا کرنے کا بندوبست کرے۔ جب کولمبو میں مشاورتی کمیٹی کا جلسہ ہوگا۔ تو صرف عملی امور پر غور کیا جائے گا۔ مثلاً وہ "ٹکنیکل" ادارے کی رپورٹ پر بحث کرے گی۔ جو مختلف اقسام کی سکیموں کے لئے ماہرین کی خدمات حاصل کرنے میں مصروف ہے۔ یہاں ایک مشکل مسئلہ پیش آتا ہے۔ کیونکہ ساری دنیا ماہرین کی قلت محسوس کر رہی ہے۔ اور اس مسئلہ کو حل کرنے کا موزوں یہی طریقہ ہے کہ اس علاقے کے تمام ممالک اپنے ماہرین کی تعداد بڑھائیں اور ایک دوسرے کی امداد کریں ممکن ہے اجلاس میں کچھ ایسے حقائق بھی پیش ہوں۔ جن سے معلوم ہو سکے۔ کہ دولت مشترکہ سے باہر کے ممالک کس حد تک تعاون کریں گے۔ یہاں بھی کمیٹی کی طرف سے پہل کی ضرورت نہیں۔ جو ملک چاہتا ہے کہ منصوبے میں شامل ہو۔ اس کا فرض ہے کہ پہلے اپنے لئے منصوبہ تیار کرے اور اس کے بعد دوسرے ملکوں کے منصوبوں سے انہیں ہم آہنگ کر کے تعاون چاہے

مرکزی تنظیم ممکن ہے۔ اس بات پر بھی کچھ بحث ہو کہ کولمبو منصوبے کی مرکزی تنظیم کا ڈھانچہ کس انداز پر بنے۔ اس میں کسی نئی بین الاقوامی جماعت بنانے کی ضرورت نہیں نہ یورپی بحالی کے ادارے کی طرح کوئی ادارہ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ کولمبو کے منصوبے میں اس امر کی گنجائش ہی نہیں۔ کہ سارے ملکوں کا سرمایہ جمع کر کے اس کے حصے کئے جائیں۔

اگر ایک ملک کسی دوسرے ملک سے کسی منصوبے میں مالی امداد دینا چاہے۔ تو وہ آپس میں فیصلہ کرینگے اور اس میں کسی مرکزی ادارے کی مداخلت نہیں ہوگی بہرحال تھوڑا سا دفتری نظام ضروری ہے۔ اس کے توسط سے منصوبے کے ممبر ممالک انفرادی اور اجتماعی ترقی کی رفتار پر بحث کر سکیں گے۔ تاکہ اپنے عوام کی بہبود کے لئے وہ جو جو کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ ہو جائے۔

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں۔ ہم ان کو لٹریچر روانہ کردیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تمام پارٹیوں سے الیکشن کمشنر کا مطالبہ

لاہور، ۷ فروری۔ پنجاب الیکشن کمشنر نے مختلف پارٹیوں سے اس امر کی درخواست کی ہے کہ وہ صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لینے کے لئے اپنے امیدواروں کے ناموں کی اطلاع انہیں دیں۔ یہ اطلاع انہیں ۱۰ فروری تک پہنچ جانی چاہیئے۔

ریڈیو پاکستان کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ یہ اطلاع اس لئے ضروری ہے تاکہ مختلف پارٹیوں کے لئے رنگ دار بلیٹ بکس تیار کئے جائیں۔

اس وقت تک صرف مسلم لیگ پارٹی نے ہی اپنے امیدواروں کے ناموں کے متعلق الیکشن کمشنر کو مطلع کیا ہے۔

کمیونسٹ فوجیں تیزی سے پسپا ہو رہی ہیں

ٹوکیو، ۷ فروری۔ آج کمیونسٹ فوجیں وسطی محاذ پر سوئیل کے قریب تک پہنچ گئی ہیں جو ہونگ سونگ سے جانے والے راستے پر ایک اہم مقام ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی فوجیں ۳۸ ویں متوازی لائن سے ۳۳ میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی ہیں۔ آج اتحادی جنگی جہازوں نے بھی بری فوج کا ہاتھ بٹانے کے لئے زبردست گولہ باری کی۔

آج اتحادی طیاروں کی بمباری سے دشمن اس راستے سے ہٹ گئے۔

آٹھویں امریکی فوج کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آج امریکی فوج کی پیشقدمی کرتے ہوئے دوسرا دن گذر گیا ہے۔ آج بھی کمیونسٹوں کی شدید مزاحمت کو ختم کرنے کے لئے امریکی طیاروں اور توپوں نے شدید ترین گولہ باری کی۔ دشمن کو شدید ترین نقصان کا متحمل ہونا پڑا۔

مسٹر اٹیلی نے روس جانے کی تجویز کو مسترد کر دیا

لنڈن، ۷ فروری۔ وزیر اعظم اٹیلی نے آج دارالعوام میں یہ تجویز بالکل رد کر دی کہ وزیر اعظم برطانیہ بہت جلد ماسکو تشریف لے جائیں اور دنیا وی مسائل پر مارشل سٹالین کے ساتھ بات چیت کریں مسٹر سائیڈل روز برون اندامت لسپا نے یہ تجویز رکھی کہ وہ ماسکو جائیں کیونکہ یہ بھی اسی طرح کی ایک میٹنگ ہوگی جیسی وہ صدر ٹرومین کے ساتھ واشنگٹن میں کر چکے ہیں اس کا مقصد تیسری جنگ کے خطرے کو روکنا ہے۔ مسٹر اٹیلی نے کہا کہ اس قسم کے دورہ کا کوئی فائدہ نہیں۔ (م)

اسلامی جماعت کی طرف سے "صالحیت" کا دعویٰ محض ایک سیاسی فریب ہے

"صالح امیدواروں" کی نامزدگی پر ملتان کے سیاسی حلقوں کا تبصرہ

ملتان، ۷ فروری۔ ملتان کے شہری حلقے کی مہاجر اور مقامی نشستوں کے لئے جس طریقے سے مقامی اسلامی جماعت نے "صالحیت" کی آڑ میں اپنے دو امیدواروں کو منتخب کیا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ "صالح امیدوار" فقط اسلامی جماعت ہی کا رکن ہو سکتا ہے۔ اور اسکے صالح ہونے کا فتویٰ بھی وہی لوگ صادر کر سکتے ہیں جو اسلامی جماعت کے یا تو رکن ہوں یا اس کے ہمدرد مزید یہ کہ صالح امیدواروں کا انتخاب جماعتی تعصب سے پاک نہیں۔ اور وہاں بھی جانبدار کو اسی قدر دخل ہے۔ جس قدر کہ کسی اور سیاسی جماعت میں ہو سکتا ہے۔

اسلامی جماعت کی اس نامزدگی سے ملتان کے سیاسی حلقوں میں محسوس کیا جا رہا ہے کہ اسلامی جماعت کا اپنے ہی ارکان کو صالح قرار دینا پارٹی ٹکٹ دینے ہی کے مترادف ہے اور اس اعتبار سے "صالحیت" کا دعوے محض ایک سیاسی فریب ہے۔

اسلامی جماعت کے طریق کار کے مطابق حال ہی میں ملتان کے شہری حلقے کی مہاجر اور مقامی نشستوں کے لئے "صالح امیدواروں" کا فیصلہ کرنے کے لئے معاملہ ایک پنچایت کو سونپا گیا۔ جو بیشتر اسلامی جماعت کے ارکان اور اس کے ہمدردوں پر مشتمل تھی۔ اس پنچایت نے رائے شماری کے بعد ایک نشست کے لئے صوبائی جماعت اسلامی کے ایک عہدیدار سید نصیر احمد شاہ اور امیر جماعت اسلامی ملتان محمد باقر خان کو "صالح امیدوار" قرار دیا ہے۔ ان صالح امیدواروں نے علی الترتیب ۱۰۴ اور ۹۳ ووٹ حاصل کئے ان کے مقابلہ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ بخاری کو فقط ۹ ووٹ دیئے گئے۔ اور مجلس احرار کے صوبائی صدر مولانا محمد علی جالندھری کو فقط ۱۶ ووٹ ملے۔ اسی طرح مجلس دار العلوم خیر المدارس کے صدر مولانا خیر محمد مرحوم کو فقط ۱۱ ووٹ حاصل کر سکے۔ ملتان کے ایک مشہور طبیب حکیم عطاء اللہ خاں کے حق میں فقط ۸ ووٹ آئے۔ حکیم صاحب کا شمار ملتان کے نیک ترین لوگوں میں ہوتا ہے یاد رہے کہ مشہور عالم مولانا سید انور شاہ دیوبندی نے مولانا سید عطاء اللہ بخاری کی بیعت کی تھی اور انہیں امیر شریعت کا لقب دیا تھا۔ لیکن اسلامی جماعت نے اپنے نمائندوں کے مقابلے میں انہیں بھی "صالح" قرار نہیں دیا۔

اس پنچایتی انتخاب میں مقامی نشست کے لئے پانچ حضرات اور مہاجر نشست کے لئے ۶ حضرات کے ناموں پر رائے شماری ہوئی تھی۔ (روزنامہ امروز مورخہ ۸ فروری ۱۹۵۱ء)

معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی حکومت نے ۱۹۵۱ میں ۳۰۰۰۰ ٹن خام پٹسن کی عراق کو برآمد منظور کر لی ہے (اسٹار)

برطانیہ نے ایٹم پر چار کروڑ پونڈ صرف کئے

لنڈن ۷ فروری۔ برطانوی حکومت ۱۹۴۵ سے ایٹمی منصوبوں پر ۳۸۰۰۰۰۰۰ پونڈ صرف کر چکی ہے اس میں ایٹمی تیاری کے چار کارخانوں کی تعمیر اور انہیں آلات سے لیس کرنے کا صرفہ بھی شامل ہے۔ جس میں صرف ایک کارخانہ اب تک مکمل ہو سکا ہے۔ اس میں ہزاروں ٹن یورینیم کا صرفہ بھی شامل ہے۔ حال میں ایٹمی اسلحے تیار کرنے والے کارخانوں کو مکمل کرنے کے کام کی رفتار تیز کر دی گئی ہے اور ایک کارخانہ میں پلوٹونیم جو ایٹم بم کا خاص جزو ہے کی تیاری بھی شروع کر دی گئی ہے۔

لیکن ماہرین کے بیان کے مطابق اسکی توقع نہیں ہے کہ ابھی سالوں تک یہاں ایٹم بم تیار ہو سکے گا۔ (اسٹار)

بی بی سی کے کنٹرولر کا دورہ

لنڈن، ۷ فروری۔ بی۔ بی۔ سی کے اوورسیز سروس کے کنٹرولر مسٹر رابرٹ میک کال چند دنوں میں مشرق وسطیٰ روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں وہ چھ ہفتوں تک مصر۔ سوڈان۔ اردن۔ عراق۔ شام۔ لبنان۔ ایران۔ جبرالٹر۔ مالٹا اور نیروبی کا دورہ کریں گے۔

بیان کیا گیا ہے کہ اپنے دورہ میں مسٹر میک کال مختلف ملکوں کے نشریاتی محکموں سے رابطے قائم کریں گے۔ (اسٹار)

عراق کی ریلوے کیلئے پاکستانی کاریگر

بغداد، ۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ عراقی ریلوے کے تکنیکی محکموں میں پاکستانی افسروں کے تقرر کے متعلق پاکستان اور عراق کی حکومتوں کے درمیان معاہدہ ہو گیا ہے اس وقت عراقی ریلوں کے اسسٹنٹ ٹریفک منیجر السید عبدالمجید خان پاکستان میں ایسے افسروں کو منتخب کر رہے ہیں۔ اس ہفتہ اُن کے یہاں واپس آجانے کی امید کی جا رہی ہے۔ (پ)

"یوم درختاں" ۱۴ فروری ۱۹۵۱ء

★ درخت آب و ہوا کو لطیف درجہ حرارت کو معتدل اور موسموں کو خوشگوار بناتے ہیں۔

★ درخت عمارتی، لیے، ایندھن اور دیگر استعمال کے لئے لکڑی مہیا کرتے ہیں

★ پنجاب میں درختوں کی بیحد کمی ہے جس سے ایندھن کی گرانی رہتی ہے۔

★ یہ کمی اسی طرح دور ہو سکتی ہے کہ حکومت اور عوام مل کر درخت لگانے کے قومی پروگرام "یوم شجرکاری" کو پورے جوش و خروش سے منائیں

★ اگر ہم متحدہ کوشش سے کام لیں تو پانچ دس سال میں لکڑی کی قلت دور ہو سکتی ہے

★ یاد رکھئے! اس موسم بہار کا "یوم درختاں" ۱۴ فروری کو ہے۔

★ اس دن محکمہ جنگلات سے درختوں کی قلمیں حاصل کریں اور جگہ جگہ لگائیں

★ یہ ایک اہم قومی خدمت ہے۔

---

(۴) مسٹر روز بوون نے اس پر کہا کہ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ تمام کوششیں رائیگان گئی ہیں تو برطانیہ کے لوگ اس سے بھی زیادہ قربانیاں کرنے کے لئے تیار رہیں جس قدر انہیں اسلحہ بندی کی مہم کو تیز کرنے میں برداشت کرنا پڑ رہی ہیں

مسٹر اٹیلی نے کہا کہ شاید آپ کو معلوم ہو کہ ہم فرانس اور امریکہ کے ساتھ اس قسم کے مذاکرات روس سے کرنے کے لئے بات چیت کر رہے ہیں

ہر ایک مخلص احمدی کا فرض ہے کہ وہ "الفضل" خود خرید کر پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دیں